© rasailojaraid.com

" جامعہ اسلامیہ اسلام آباد" کے قیام میں یہ سوچ بھی کارفرما تھی کہ علوم جدیدہ کو اسلامی بنیادوں پر استوار کیا جائے گا - معاشیات کی جگہ " اسلامی معاشیات" متعارف کرانے میں یہی ذہن کارفرما تھا - " جامعہ اسلامیہ " نے اپنے قیام کے فوراً بعد " عالمی ادارہ فکر اسلامی، واشنگٹن - ڈی - سی" کے تعاون سے جدید علوم کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے موضوع پر ایک بین الاقوامی سیمینار کا انعقاد کیا (اسلام آباد : جنوری ۱۹۸۲ء)، تاہم اس حوالے سے جامعہ کوئی فکری پیش رفت کرنے میں تاحال چنداں کامیاب نہیں - سماجی علوم کی تعلیم و تدریس میں جامعہ کو زیادہ دلچسپی نہیں ہے، البتہ انگریزی ادب اور کمپیوٹر سائنس کے مضامین پڑھائے جا رہے ہیں -

اسلامی علوم بالخصوص اصول الدین، شریعت اور عربی زبان کی تدریس میں "جامعہ اسلامیہ اسلام آباد" کو روز اوّل سے سعودی عرب کی جامعات اور جامعہ ازہر قاہرہ کا تعاون حاصل ہے - ان جامعات کے اساتذہ اور فارغ التحصیل علماء " جامعہ اسلامیہ اسلام آباد" کی نصاب سازی اور تدریس میں شامل ہیں - جہاں " جامعہ اسلامیہ اسلام آباد" کو وطن عزیز کی دوسری جامعات سے یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس کی تدریسی زبانیں عربی اور انگریزی ہیں، وہیں جامعہ ازہر قاہرہ کے تقلیدی نظام تعلیم و تدریس سے واقف اہل علم اس سے کسی بڑے فکری و تحقیقی کارنامے کی توقع نہیں رکھتے(۲۸) -

" جامعہ اسلامیہ اسلام آباد" کے الحاقی اداروں میں " ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد" بھی شامل ہے جو اپنی قائم کردہ ڈگر پر اسلامی موضوعات پر تحقیق میں مصروف ہے اور کتب و جرائد کی شکل میں اس کے نتائج تحقیق باقاعدگی سے سامنے آتے رہتے ہیں-

حالیہ " قومی تعلیمی پالیسی ، ۱۹۹۸ء-۲۰۱۰ء " میں وطن عزیز کی نظریاتی بنیادوں، دستوری دفعات اور اسلام کی جامعیت کے حوالے سے " اسلامی تعلیم" پر ایک باب لکھا گیا ہے(۲۹) - اسلامی تعلیم کے حوالے سے دینی مدارس اور جدید سکولوں کے نصابات میں تبدیلی کے ساتھ انہیں ایک دوسرے کے قریب لانے پر گفتگو کی گئی ہے - " دینی مدارس

بورڈ" اور " مثالی دارالعلوم" قائم کرنے کا عندیہ ظاہر کیا گیا ہے ، تاہم اسلامیات یا عربی میں اعلیٰ سطح کی تحقیق پر کچھ نہیں کہا گیا - البتہ عمومی انداز میں "تحقیق" کی صورت حال پر لکھتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اگرچہ بعض اداروں اور شعبوں میں اچھی تحقیق سامنے آرہی ہے تاہم " فعال سائنس دانوں" کی محدود تعداد کے پیش نظر بہت زیادہ توقع درست نہیں(۳۰)۔

پیش منظر

" جامعات " میں عربی اور اسلامیات میں " تحقیق" کا کیا حال ہے ؟ ایسی کوئی جامع کتابیات مجھے اسلام آباد کے کتب خانوں میں دستیاب نہیں ہو سکی ، جس سے یہ معلوم ہوتا کہ گزشتہ ۴۸ برسوں میں کن موضوعات پر ایم - فل اور ڈاکٹریٹ کے مقالات لکھے گئے ہیں ، البتہ جو جزوی معلومات حاصل ہو سکی ہیں(۳۱) ، ان کے مطابق"ادارہ علوم اسلامیہ ، جامعہ پنجاب " میں ۱۹۸۹ء تک ۳۹ اہل علم کو ڈاکٹر آف فلاسفی کی ڈگری دی گئی تھی - ۱۹۷۶ء تک کراچی یونیورسٹی - کراچی کے شعبہ عربی سے چار افراد نے ڈاکٹریٹ اور ایک نے ایم - فل کی سند حاصل کی تھی ، اور شعبہ اسلامیات سے صرف چار افراد ڈاکٹر ہوئے تھے(۳۲)۔

محسوس ہوتا ہے کہ ہر آنے والے عشرے میں تحقیقی مقالات کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے ، بالخصوص حکومت کے اس فیصلے سے کہ ڈاکٹریٹ کی سند رکھنے والے اساتذہ کو " الاؤنس" دیا جائے گا ، کالجوں اور جامعات کے اساتذہ نے بڑی تعداد میں اعلیٰ اسناد کے لیے "تحقیقی" کام کیا ہے - جامعات کے اساتذہ جنھوں نے بیرون ملک، بالخصوص مغربی دنیا کی جامعات سے اعلیٰ سندات لی ہیں، ان کا کام بالعموم انگریزی زبان میں ہے - وطن عزیز کی جامعات میں اسلامیات کے فاضل تو اردو یا انگریزی میں لکھتے ہی ہیں، مگر عربی زبان و ادب سے متعلق تحقیقی مقالات بھی بالعموم اردو میں ہیں- جہاں تک موضوعات کا تعلق ہے ، طلبہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بالعموم مخطوطات کی ترتیب و تدوین کو ترجیح دیتے ہیں، کیوں کہ اس میں موضوع محدود ہوتا ہے اور زیادہ تر دو تین قلمی نسخوں کے تقابل سے متن تیار کر دیا جاتا ہے، بہت ہوا تو قرآنی آیات یا احادیث کی تخریج کر دی جاتی ہے - جہاں تک خطی نسخے کے مصنف کے احوال و آثار کا تعلق ہے - تذکرہ نگاروں اور مورخین ادب نے یہ کام کیا ہوتا ہے - خطی نسخے کی ترتیب و تدوین کے بعد دوسرا پسندیدہ موضوع شخصیات کے "احوال و آثار" پر داد تحقیق دینا ہے - اس سے ملتا جلتا کام کسی خاص عہد میں کسی فن کی کتب کا جائزہ ہے - مثال کے طور پر مغل عہد کی عربی تفاسیر، بیسویں صدی میں علمائے پنجاب کی خدمات حدیث وغیرہ - اگر بہ نظر غائر دیکھا جائے تو یہ سب کام غور و فکر سے زیادہ "جمع آوری" کا ہے - اس مشق جمع آوری کی اہمیت کے باوجود ضرورت اس امر کی ہے کہ عصر حاضر کے حوالے سے "فکری" موضوعات منتخب کیے جائیں، اور اگر آج کے مسائل کی راہ ان سے کھل سکے تو یہ تحقیق امت کے لیے مفید ہوگی- مثال کے طور پر سیاسی، اقتصادی اور سماجی مسائل پر تقابلی مطالعات زیادہ توجہ کے مستحق ہیں- جہاں تک مقالات کے موضوعات کا تعلق ہے، "حال" سے زیادہ "ماضی" پر توجہ مرکوز ہے اور "مراجع" کے حوالے سے اکثر بنیادی کتابیں دسترس سے اس لیے باہر رہتی ہیں کہ جامعات کے کتب خانوں میں موجود نہیں ہوتیں - ثانوی نوعیت کی کتب و مقالات کے بارے میں کچھ علم ہی نہیں ہوتا کیوں کہ جامعاتی کتب خانے نہ صرف علمی رسائل و جرائد نہیں خریدتے، بلکہ انڈکس اور کتابیات پر مبنی مطبوعات بھی نہیں خریدی جاتیں- اعلیٰ اسناد کے لیے لکھے گئے مقالات میں بالعموم ان مراجع کو "ثانوی" درجہ دیتے ہوئے مسترد کر دیا جاتا ہے، یا انھیں اہمیت نہیں دی جاتی جو دینی و علمی مسائل پر متاخر اہل قلم کی کاوش ہیں، حالانکہ بعض اوقات ان متاخر کاوشوں کی اس لیے اہمیت بنتی ہے کہ ان میں اسلاف سے ذرا ہٹ کر رائے موجود ہوتی ہے - اسی طرح ان موضوعات پر عالم اسلام کے دوسرے اہل علم کیا لکھ پڑھ رہے ہیں، ان کا کوئی تذکرہ نہیں ہوتا، کیونکہ ان کی تحریریں اپنی زبانوں مثلاً ترکی، سواحلی یا ہاوسا وغیرہ میں ہوتی ہیں - ہمارے ہاں ڈاکٹریٹ کے جو مقالات شائع ہوئے ہیں، ان میں سے

بعض پر ہم بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں کہ تحقیق کا بہت بلند معیار پیش کیا گیا ہے، تاہم بعض ایسے بھی ہیں جن کے بارے میں کوئی اچھی رائے قائم نہیں کی جا سکتی۔

صورت حال کی بہتری کے لیے ضروری ہے کہ :

☆ اسلامیات اور عربی کے حوالے سے کتب خانوں کو بہتر بنایا جائے - عالم عرب کی جدید مطبوعات، بالخصوص رسائل و جرائد فراہم کیے جائیں - آج پوری دنیا میں اسلامیات کے حوالے سے مختلف زبانوں میں لکھا جا رہا ہے، اگر یہ سب کچھ حاصل کرنا ممکن نہ ہو تو کم از کم اس میں سے وقیع تر کے حصول کی کوشش کی جائے -

☆ عربی زبان کے حوالے سے قدیم مخطوطات کی ترتیب و تدوین اور جدید عربی ادب پر تحقیق کے درمیان توازن پیدا کیا جائے -

☆ عربی زبان میں تحریر و انشاء کو بنیادی اہمیت دی جائے، طلبہ کے لیے عربی زبان میں جرائد کی اشاعت کا اہتمام کیا جائے اور عربی زبان و ادب میں اعلیٰ اسناد کے لیے مقالات کی زبان بھی عربی ہو -

☆ عربی زبان اور ادب اپنے طور پر، نیز مطالعہ اسلام کی نسبت سے جو اہمیت رکھتا ہے، اس پر بحث کی ضرورت نہیں، تاہم عربی کے ساتھ مسلمانوں کی دوسری زبانوں، اور غیر مسلم دنیا کی زبانوں کو بھی، اس حوالے سے سیکھنے کی کوشش کی جائے کہ ان میں اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں شائع ہونے والی معلومات سے استفادہ کیا جا سکے -

☆ ہمارے ہاں کتنے لوگ ہیں جو اطالوی، ہسپانوی، جرمن، فرانسیسی، جاپانی یا مسلمانوں کی زبانیں ترکی، ہاوسا اور سواحلی جانتے ہیں! کچھ عرصہ پہلے مجھے وطن عزیز کے دینی گروہوں پر کچھ معلومات کی ضرورت محسوس ہوئی تو "تحریک فقہ جعفریہ" پر چند کتابچوں کے سوا کوئی تجزیاتی مقالہ نہ مل سکا، البتہ اطالوی میں ایک طویل مقالے کی اطلاع مل گئی، مگر اس سے استفادہ کی کوئی شکل نہ بن سکی -

☆ تقابل ادیان کے حوالے سے ہم بدھ مت، ہندومت، مسیحیت، یہودیت یا دوسرے مذاہب کو اردو، عربی اور انگریزی کے توسط سے جانتے ہیں، کیا "علم و فضل" کا یہ تقاضا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہیں کہ ان زبانوں پر ہمیں کچھ دسترس حاصل ہو جن میں ان مذاہب کے صحیفے ہیں، اور ان کے رہنماؤں نے ان ہی زبانوں میں تشریح و تعبیر کی ہے۔

☆ عربی اور اسلامیات کے شعبوں میں کام کرنے والے اپنے مضامین میں "نئی تحقیق" سے کتنے واقف ہیں؟ کتنا مطالعہ کرتے ہیں؟ آپ مجھ سے شاید اختلاف نہ کریں گے، اگر یہ کہا جائے کہ موجودہ صورت حال خوش کن نہیں۔

حواشی و حوالہ جات

۱- نظام تعلیم کے تدریسی ارتقاء کے لیے دیکھیے : ابوالحسنات ندوی، ہندوستان کی قدیم اسلامی درس گاہیں، مکتبہ خاور- لاہور(۱۹۷۹ء، طبع اوّل ۱۹۳۶ء)، صفحات ۸۹-۱۰۴، محمد رضا انصاری فرنگی محلی، بانی درس نظامی، اتر پردیش اردو اکاڈمی- لکھنو(۱۹۷۳ء)، صفحات ۲۵۷-۲۷۸

۲- "مدرسہ عالیہ کلکتہ" بدلتی ہوئی سرکاری پالیسیوں کے علی الرغم کام کرتا رہا- ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کے بعد اس کے عربی شعبے کا احیاء ڈھاکہ میں کیا گیا - دیکھیے : عبدالستار خان، تاریخ مدرسہ عالیہ کلکتہ، ڈھاکہ (۱۹۵۷ء)

3- S.N. Mukherjee, Sir William Jones: A Study in Eighteenth Century British Attitudes to India, London: Sangam Books (1987, first published 1968), David Kopf, British Orientalism and the Bengal Renaissance: The Dynamics of Indian Modernization, 1773-1835, Berkeley: University of California Press(1969)

۴- مولوی عبدالحق ، مرحوم دہلی کالج ، انجمن ترقی اردو پاکستان - کراچی (۱۹۶۲ء) ، صفحات ۲۳-۲۴

۵- ایضاً، ص ۲۵۵

۶- دیکھیے : عبدالحمید صدیقی ، نظام تعلیم کا اساسی تخیل - لارڈ میکالے کی تاریخی یادداشت کا ترجمہ اور اس پر تبصرہ ، احباب پبلی کیشنز- لاہور (۱۹۷۱ء)

۷- غلام حسین ، تاریخ یونیورسٹی اورینٹل کالج - لاہور، جدید اردو ٹائپ پریس، لاہور(۱۹۶۲ء)، ص ۱۷

۸- محمد علی، My Life: A Fragment (مرتبہ : افضل اقبال) ، شیخ محمد اشرف - لاہور (۱۹۶۶ء) ، صفحات ۲۱-۲۲

۹- حبیب اللہ خان، حیات آفتاب، اسرار کریمی پریس - الہ آباد (۱۹۴۷ء)، ص ۳۱۳

۱۰- علامہ محمد اقبال اور ڈاکٹر مولوی محمد شفیع کی آراء کے لیے دیکھیے : علامہ محمد اقبال کا مکتوب بنام صاحبزادہ آفتاب احمد خان، بشیر احمد ڈار، Letters of Iqbal ، اقبال اکادمی پاکستان -لاہور (۱۹۷۸ء) ، صفحات ۱۵۱-۱۵۶، شیخ عطاء اللہ ، اقبال نامہ ، شیخ محمد اشرف - لاہور (۱۹۵۱ء)، حصہ دوم ، صفحات ۲۱۲-۲۲۵

۱۱- تفصیلات کے لیے دیکھیے : حبیب اللہ خان، حوالہ مذکورہ ، صفحات ۳۲۴-۳۲۷

۱۲- ۱۹۳۶ء کی ایسی ہی ایک بحث کے لیے دیکھیئے : سید ابوالاعلیٰ مودودی ، تنقیحات، اسلامک پبلی کیشنز- لاہور (۱۹۷۲ء) ، صفحات ۱۶۳-۱۷۶، نیز صفحات ۲۷۰-۲۹۵

۱۳- عبدالماجد دریا بادی ، ڈھائی ہفتے پاکستان میں یا مبارک سفر ، صدق جدید بک ایجنسی - لکھنؤ (۱۹۵۵ء)، صفحات ۳۸-۳۹

۱۴- خطبے کے متن کے لیے دیکھیے : ماہنامہ " عالم اسلام اور عیسائیت " (اسلام آباد) ، اکتوبر ۱۹۹۵ء ، صفحات ۶-۱۴

15- S. K. Bhatnagar, History of the M. A. O. College Aligarh,Lahore: Book Traders(1969), p.62.

۱۶- " جامعہ ملیہ اسلامیہ " کے نصاب اور مولانا محمد علی کے افکار کے لیے دیکھیے : ثناء الحق صدیقی، مولانا محمد علی جوہر : حیات اور تعلیمی نظریات ، آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس - کراچی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۱۹۷۵ء)، صفحات ۱۲۷-۱۷۵

۱۷- ایس - کے - بھٹناگر، حوالہ مذکورہ ، ص ۳۵۱

۱۸- بدر شکیب، سرگزشت جامعہ عثمانیہ ، بزم طلباء قدیم نظام کالج - کراچی (۱۹۷۱ء)، ص ۲۶۴

۱۹- حکومت پاکستان، قومی تعلیم کے کمیشن کی رپورٹ ، حکومت پاکستان - وزارت تعلیم (۱۹۵۹ء) ، صفحات ۳۳۱-۳۳۲

20- Govt. of Pakistan, Proposals for a New Education Policy, Islamabad: Ministry of Education and Scientific Research, July 1969.

۲۱- مجلس میں کراچی، حیدر آباد ، سکھر اور ٹنڈو الہ یار کے چند معروف دیوبندی مدارس کے نمائندہ علماء اور "کراچی یونیورسٹی کراچی" ، نیز عائشہ باوانی کالج- کراچی کے اساتذہ اپنی ذاتی حیثیت میں شامل تھے -

۲۲- رپورٹ کے لیے دیکھیے : ماہنامہ "البلاغ" (کراچی)، ستمبر ۱۹۶۹ء صفحات ۳-۲۱

23- Govt. of Pakistan, The New Education Policy of the Government of Pakistan , Islamabad: Ministry of Education and Scientific Research, March (1970.)

۲۴- ایضاً ، ص ۱۵

۲۵- شاہ عبدالعزیز یونیورسٹی ، اسلامی تعلیم کے موضوع پر پہلی عالمی کانفرنس - روداد، اسلامی تعلیمی و تحقیقی مرکز ، جامعہ قائداعظم - اسلام آباد (س - ن) ، ص ۷

26- Govt. of Pakistan, National Education Policy (Salient Features), Islamabad: Government of Pakistan, (1978), pp. 11-12.

۲۷- سیمینار میں پڑھے گئے منتخب مقالات کے لیے دیکھیے :

Islam: Source and Purpose of Knowledge, Herndon: International

Institute of Islamic Thought, 1989.

۲۸- دیکھیے : ڈاکٹر سید رضوان علی ندوی کا نقطۂ نظر ، ان کے مقالے " ڈاکٹر محمد حمید اللہ- نقوش وتاثرات " میں ، " مجلہ عثمانیہ " (کراچی) ، اپریل تا جون ۱۹۹۷ء ، ص ۴۴

29- Govt. of Pakistan, National Education Policy, 1998-2010, Islamabad: Ministry of Education, (1998), pp.9-15.

۳۰- ایضاً ، ص ۷۵

۳۱- " ادارہ علوم اسلامیہ ، جامعہ پنجاب ، لاہور " میں پیش کردہ مقالات کی " فہرست مقالات، پی- ایچ - ڈی و ایم - اے علوم اسلامیہ ، ۱۹۵۲ء - ۱۹۸۹ء " اور اس کا ضمیمہ (۱۹۸۹ء - ۱۹۹۱ء) محترمہ جمیلہ شوکت نے کتابچے کی صورت میں شائع کر دیا ہے - (ادارہ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب - لاہور، ۱۹۹۱ء) ، بعد ازاں ۱۹۸۸ء تا ۱۹۹۳ء میں پیش کردہ ایم - اے کے مقالات کی فہرست " ادارہ علوم اسلامیہ ، جامعہ پنجاب - لاہور " کے طلبہ کے مجلّہ " البدر " بابت ۱۹۹۳ء میں شائع کی گئی ہے - حافظ محمد سجاد تترالوی نے انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز - اسلام آباد کی درخواست پر وطن عزیز کی مختلف جامعات میں عربی و اسلامیات کے مضامین میں پیش کردہ مقالات (برائے پی - ایچ - ڈی اور ایم - فل) کی ایک فہرست مرتب کرنے کی کوشش کی تھی ، جو تاحال غیر مطبوعہ ہے - " تقابل ادیان" کے حوالے سے لکھے گئے مقالات کی فہرست کے لیے دیکھیے : ماہنامہ " عالم اسلام اور عیسائیت" (اسلام آباد)، مئی ۱۹۹۷ء ، صفحات ۲۸ - ۲۹

۳۲- نصیب اختر ، تاریخ جامعہ کراچی : یوم تاسیس سے جشن سیمیں تک (۱۹۵۱ء - ۱۹۷۶ء) ، شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ کراچی یونیورسٹی - کراچی (۱۹۷۷ء) ، ضمیمہ - ۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے زیر اہتمام مورخہ ۵۔۸ اکتوبر ۱۹۹۸ء امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی حیات، فکر اور خدمات پر ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی۔

اس کانفرنس کا اعلامیہ، مختصر روداد، اور اس مناسبت سے امام ابو حنیفہ پر لکھی گئی اہم کتب کی ایک فہرست پیش خدمت ہے۔

☆ اعلامیہ

☆ روداد

☆ کتابیات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اعلامیہ

بین الاقوامی امام ابو حنیفہ کانفرنس

اردو ترجمہ : افتخار الحسن میاں ☆

ادارہ تحقیقات اسلامی ، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی ، اسلام آباد کے زیر اہتمام ۵-۸ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو اسلام آباد میں حضرت امام ابو حنیفہ النعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ (۸۰-۱۵۰ھ) کی حیات ، فکر اور خدمات کے موضوع پر ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی ۔اس کانفرنس میں دنیا بھر سے نامور اور جید محققین نے شرکت فرمائی اور امام ابو حنیفہؒ کی حیات، فکر ، فقہ اور منہج فقہ سے متعلق گرانقدر مقالات سے سرفراز فرمایا۔ مندوبین گرامی نے اس کانفرنس کے انعقاد پر ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کو اس کی مساعی مسعود پر خراج تحسین پیش کیا اور اس کے ساتھ حکومت پاکستان بالخصوص وزارت مذہبی امور کے فیاضانہ تعاون پر جذبات تشکر کا اظہار کیا کہ اس باہمی اشتراک سے ہی اس بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد ممکن ہوا۔ کانفرنس کے اختتام پر کم و بیش سترہ ممالک سے تشریف لائے ہوئے شرکائے کانفرنس نے بالاتفاق درج ذیل اعلامیہ جاری کیا :

۱- اس کانفرنس میں اسلامی فقہی روایت اور بالخصوص حنفی فقہ اور اصول فقہ کی وضاحت اور اصول و مبادی کو سمجھنے کے لیے قابل قدر تحقیقی کاوشیں سامنے آئیں اور کئی مخفی گوشوں تک رسائی ممکن ہو سکی ۔ شرکائے کانفرنس احناف کی علمی وسعت ، بصیرت ، فقہ اور اصول فقہ کے میدان میں ان کی امتیازی خدمات کے

☆ ریسرچ ایسوسی ایٹ ، ادارہ تحقیقات اسلامی ، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اعتراف کے ساتھ اس امر کا بھی بخوبی ادراک رکھتے ہیں کہ حنفی مذہب اور دیگر مذاہب فقہ باہم گہرا تعلق رکھتے ہیں اور جملہ مذاہب فقہ کی مشترکہ کاوشوں سے ہی فقہ اسلامی انتہائی باکمال قانونی نظام کی حیثیت حاصل کرنے میں کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوئی۔

۲۔ شریعت اسلامیہ سے مستفید ہو کر انتہائی اعتماد کے ساتھ عدل و انصاف، متوازن اور باوقار طرز زندگی کی راہیں استوار کی جا سکتی ہیں۔

۳۔ امت مسلمہ میں خود احتسابی کا احساس و شعور اور اقدار اسلامی کے تحفظ کی آرزو، عالمی معاشرہ کی تہذیب، یکساں انسانی حقوق کے شعور کو بیدار کرنے اور انسانیت دوستی کے جذبات کو فروغ دینے میں مد و معاون ثابت ہوگی۔

۴۔ مسلم دنیا میں اسلامی عادلانہ نظام کے قیام کے لیے کی جانے والی کوششیں اسی وقت ثمر بار ہو سکتی ہیں جب متعلقہ علوم کے ماہرین اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر انتہائی محکم بنیادوں پر لائحہ عمل تیار کریں۔ اس کے لیے انتہائی ضروری ہوگا کہ مسلم ممالک، مطالعہ اسلام، بالخصوص فقہ اور اصول فقہ کے میدان میں رجال کار تیار کرنے کے لیے اپنے اپنے وسائل بروئے کار لائیں۔

۵۔ شرکائے کانفرنس سفارش کرتے ہیں کہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد کو مزید فعال بنانے اور اپنے اہداف و مقاصد سے بہرہ مند ہونے کے لیے مالی اور انتظامی اختیارات تفویض کیے جانے چاہئیں، سفارش کی جاتی ہے کہ ادارہ کے دائرہ کار میں مزید وسعت پیدا کرنے کے لیے ادارہ کو "بین الاقوامی ادارہ تحقیقات اسلامی" کے نام سے موسوم کیا جانا چاہیے اور ادارہ کی لائبریری کا نام "قومی لائبریری برائے تحقیقات اسلامی" ہونا چاہیے، ہم امید کرتے ہیں کہ ادارہ اس طرح عالمی سطح پر علمی و تحقیقی معاونت کے لیے مرکزی حیثیت حاصل کرے گا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۶۔ مندوبین کانفرنس کی خواہش ہے کہ ادارہ تحقیقات اسلامی کو اعزازی فیلوشپ (رکنیت) کا پروگرام شروع کرنا چاہیئے۔ تاہم ادارے کی یہ فیلوشپ عالمی سطح کے ممتاز علمائے فن کو ہی مرحمت ہونی چاہیئے۔

۷۔ سفارش کی جاتی ہے کہ ادارہ تحقیقات اسلامی کو اتنے وسائل فراہم کیے جائیں کہ وہ فقہ، اصول فقہ اور بالخصوص فقہ حنفی سے متعلق مخطوطات کی تحفظ اور ان کی شایان شان طباعت کے فریضہ سے بطریق احسن عہدہ برآ ہو سکے۔

۸۔ سفارش کی جاتی ہے کہ حالیہ کانفرنس کی سفارشات پر عمل درآمد کے لیے ورکشاپ / سیمینار کا سلسلہ جاری رہنا چاہیئے۔ اس سے جہاں درپیش قانونی مسائل کے حل کو تلاش کرنے میں مدد ملے گی وہاں دنیائے جدید کی طرف سے قوانین اسلام پر کی جانے والی تنقید کا سنجیدگی کے ساتھ جائزہ لینے کا موقع بھی فراہم ہوگا۔ مزید برآں دینی مدارس اور لاء کالجوں میں فقہ اور اصول فقہ کی تعلیم کو رائج کرنے اور فروغ دینے کے لیے قابل عمل منصوبہ بندی کا بھی موقعہ ملے گا۔

۹۔ مندوبین کانفرنس درد مندی کے ساتھ مسلم علماء و محققین کی توجہ اس جانب مبذول کرانے کی تمنا کرتے ہیں کہ ہماری تحقیقات اسلام کے اعلیٰ تصورات اور اسلاف کی فکری و تحقیقی کاوشوں سے اس طرح مربوط ہونی چاہئیں کہ مسلم امہ میں ایک نئی روح پھونکنے کا سبب بن سکیں۔ اخلاقی و روحانی قدروں کو جلا بخشنے کی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا جا رہا ہے۔ اس کے لیے ہمیں اپنی اقدار اور فکری نہج کو اسلامی تعلیمات کے تابع کرنا ہوگا۔

۱۰۔ شرکائے کانفرنس، ادارہ تحقیقات اسلامی اور اس کے عالی قدر ڈائریکٹر جنرل، ان کے رفقائے کار اور معاونین کو اس نہایت اہم اور کامیاب کانفرنس کے انعقاد پر ہدیۂ تبریک و تحسین پیش کرتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

THE MUSLIM WORLD TODAY

معاصر اسلامی دنیا کے بارے میں ایک جامع اور باتصویر کتاب

تالیف ۔ ایس ۔ امجد علی

صفحات : ۶۲۸ (11x 8) رعایتی قیمت : ۲۰۰ روپے صرف

اس کتاب میں ہر مسلم ملک کی سرزمین اور باشندوں کا تفصیلی تعارف' تاریخی و ثقافتی پس منظر اور اقتصادی و معاشرتی ترقی کے بارے میں مکمل اور مستند اعداد و شمار دیئے گئے ہیں' ہر مسلم ملک کی سامراجی غلبہ سے نجات اور آزادی کی جدوجہد اور سیاسی و اقتصادی احیاء کی کہانی دلچسپ الفاظ میں بیان کی گئی ہے' کتاب میں اڑتالیس سے زائد مسلم ممالک کے بارے میں تمام ضروری معلومات فراہم کرنے کے علاوہ معاصر دنیا میں اسلام کی پیش رفت' اسلامی نشاۃ ثانیہ اور یورپ اور امریکہ میں رہنے والے مسلمانوں کے بارے میں تمام تفصیلات شامل ہیں۔

ایک ہزار سے زائد رنگین تصاویر' ہر ملک کے قومی نشان اور نقشوں نے کتاب کو نہایت وقیع بنا دیا ہے۔

8 x 11 انچ کے ۶۲۸ صفحات پر محیط اور آرٹ پیپر پر بہترین طباعت سے مزین اور ان گنت خوبیوں کا مرقع' قیمت صرف دو سو روپے' ہر لائبریری اور ہر طالب علم کی ضرورت ۔

ڈپٹی ڈائریکٹر مطبوعات' ادارہ تحقیقات اسلامی' عالمی اسلامی یونیورسٹی
پوسٹ بکس نمبر ۱۰۳۵' اسلام آباد ۔ 44000 (پاکستان)

© rasailojaraid.com

فکر و نظر ---- اسلام آباد　　　　جلد : ۳۶　شمارہ : ۲

امام ابو حنیفہؒ آثار و خدمات ☆

ڈاکٹر محمد طفیل ☆

انسانی زندگی بہت سے مسائل کا مجموعہ اور لاتعداد امور سے عبارت ہے - ان مسائل کو حل کرنے اور ان امور کو رضائے الہی کے مطابق انجام دینے کے لئے فقہ ترتیب دی گئی - فقہ کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ قرآن و سنت میں جو احکام اجمالی طور پر بیان ہوئے ہیں - ان سے انسان کو روزمرہ پیش آنے والے مسائل کے بارے میں تفصیلی احکام معلوم کئے جائیں -

فقہی احکام کے حوالے سے اسلام کا دامن پر ہے - دیگر مذاہب عالم کے برعکس اسلام میں زندگی کے تمام مراحل اور امور کے بارے میں تفصیلی احکام ملتے ہیں اور یہی احکام فقہ کا موضوع ہیں - اسلامی فقہ کی تشکیل میں بہت سے اکابر ائمہ اور مجتہدین نے حصہ لیا - انہوں نے قرآن و سنت سے احکام حاصل کئے اور مسلمانوں کو اپنی زندگیاں اسلام کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے کتابوں کی شکل میں رہنمائی فراہم کی -

---

☆(۱)　رپورٹ بین الاقوامی کانفرنس (۵-اکتوبر تا ۸- اکتوبر ۱۹۹۸ء) زیر اہتمام ادارہ تحقیقات اسلامی،بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی ، اسلام آباد

☆(۲)　صدر شعبہ سیرت اسلامی تاریخ و تہذیب ، ادارہ تحقیقات اسلامی ، اسلام آباد -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان ائمہ اور مجتہدین میں سراج ملت ، امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ علیہ کو ایک منفرد اور اعلی مقام حاصل ہے - وہ اپنے تفقہ ، شان اجتہاد ، استنباط مسائل ، ملکہ تخریج مسائل اور قیاس و رائے میں سب سے یگانہ اور ممتاز تھے - مسلمانوں کی غالب اکثریت فقہی مسائل میں ان کی پیرو ہے - کیونکہ فقہ حنفی اپنے اصول و قواعد ، وسعت ، گیرائی اور رخصت و سہولت کے اعتبار سے " الدین یسر " دین آسان ہے کی بہترین تعبیر ہے - یہ امام ابو حنیفہؒ کا فکری اور علمی عظیم کارنامہ ہے جو عوام میں فقہ حنفی کو مقبول بناتا ہے-

امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابتؒ ۸۰ ھ میں پیدا ہوئے اور ان کی وفات ۱۵۰ ھ میں ہوئی - اس طرح وہ اموی اور عباسی عہد میں علمی کارنامے سرانجام دیتے رہے - یہ ایسا دور تھا - جس میں اسلامی علوم و فنون کی ترویج ہوئی - احادیث نبوی کتابی شکل میں مرتب ہوئیں- فقہی اصول قائم کئے گئے - قرآن حکیم پر اعراب لگائے گئے اور قرآنی تفاسیر لکھنے کا رواج ہوا-

امام ابو حنیفہ نے اپنے وقت کے جید علماء ، محدثین ، اور اہل علم سے تعلیم حاصل کی ، آپ کا طبعی میلان فقہ کی طرف تھا ، اس لئے ان کے اساتذہ کرام میں حماد بن ابی سلیمانؒ اور امام جعفر صادقؒ نمایاں ہیں - اسی طرح انھوں نے حدیث کا علم حاصل کرنے کی طرف بھی خصوصی توجہ دی اور انہیں علم الکلام سے بھی دلچسپی رہی -

چنانچہ ان کا قول ہے کہ :

> " میں نے فقہ عمرؓ ، فقہ علیؓ ، فقہ عبداللہ بن مسعودؓ اور فقہ ابن عباسؓ
> ان کے خصوصی اصحاب اور تلامذہ سے حاصل کی "

فقہ حنفی کی تدوین کے لئے امام ابو حنیفہؒ نے ایک " فقہی مجلس " قائم کر رکھی تھی جس میں اپنے وقت کے جید فقہاء ، محدثین ، ماہرین علم الکلام ، سیاسیات ، معاشیات ، قانون اور دیگر علوم و فنون کے ماہرین شامل تھے - امام ابو حنیفہ کی فقہی مجلس تیس چالیس

ماہرین پر مشتمل تھی، جس کے اجلاس بکثرت ہوتے تھے اور اس مجلس میں زندگی کے تمام مسائل پر آزادانہ بحث ہوتی تھی- مجلس کا ہر رکن اپنی رائے آزادانہ طور پر دلائل کے ساتھ پیش کرتا تھا - بعض مسائل پر ہفتوں گفتگو جاری رہتی اور جو رائے دلائل کی روشنی میں قوی، لائق عمل اور مسلمانوں کے لئے مفید سمجھی جاتی اسے اپنا لیا جاتا اور وہی رائے فقہ حنفی کا حصہ بنتی، اس طرح حنفی فقہ مرتب ہوئی -

فقہ حنفی اپنی تشکیل و تدوین، کثرت مسائل، نقلی اور عقلی دلائل، عربی اور عجمی ثقافتوں کے عمدہ امتزاج، تعصبات سے بالاتر اور وسعت پذیر ہونے کی وجہ سے مسلمانوں میں ہمیشہ مقبول رہی ہے، چنانچہ آج بھی دنیا کے بڑے بڑے خطوں جیسے برصغیر پاک و ہند، ایشیائے وسطی کی ریاستوں، ترکی اور علاقہ ماوراء النہر کے مسلمانوں کی غالب اکثریت فقہ حنفی کی پیرو ہے - اسی طرح دنیا کے تمام خطوں میں کسی نہ کسی تعداد میں فقہ حنفی پر عمل کرنے والے مسلمان افراد موجود ہیں - چنانچہ آج کے عالم اسلام پر نگاہ ڈالی جائے تو بنگلہ دیش، ترکی، افغانستان، قازقستان، ترکمانستان، تاجکستان، مصر، شام، فلسطین، اردن، عراق، بھارت اور سری لنکا وغیرہ میں مسلمانوں کی غالب اکثریت حنفی مذہب کی پیرو ہے - ماضی میں عالم اسلام کی بعض سلطنتوں جیسے سلطنت مغلیہ، سلطنت عثمانیہ وغیرہ کا مذہب بھی حنفی تھا -

علمی اور فکری سطح پر فقہ حنفی کو پرکھا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ فقہ حنفی نے انسانی قانون کو عموماً اور اسلامی قانون کو خصوصاً بہت متاثر کیا، چنانچہ عالم اسلام کے تمام قانونی اور دینی تعلیم کے مراکز میں اس فقہ کی تعلیم دی جاتی ہے - بشری مسائل کے حل کے لئے فقہ حنفی کو بروئے کار لایا جاتا ہے اور مسلمانوں کے مشکل امور کی گتھیاں سلجھانے کے لئے فقہ حنفی سے استفادہ کر کے فتاوی جاری کئے جاتے ہیں - جن کے مطابق مسلمان اپنے لئے حرام و حلال اور جائز و ناجائز امور متعین کرتے ہیں - اور اپنے روزمرہ کے مسائل کا حل پاتے ہیں-

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امام ابو حنیفہؒ کی انہی علمی خدمات کو اجاگر کرنے ، فقہ حنفی کے کارناموں پر روشنی ڈالنے ، عصر حاضر میں نفاذ شریعت کے لئے فقہ حنفی سے استفادہ کرنے اور مستقبل میں فقہ حنفی کے رجحانات پر اجتماعی انداز میں غور کرنے کے لئے ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد نے ایک عالمی کانفرنس کا اہتمام کیا - جو ۵،اکتوبر سے ۸،اکتوبر ۱۹۹۸ء تک اسلام آباد میں منعقد ہوئی - اس کانفرنس میں دنیا کے مختلف خطوں سے تشریف لانے والے اسکالرز اور محققین نے شرکت کی - جن میں مسلم اور غیر مسلم اہل علم شامل تھے -

اس بین الاقوامی کانفرنس کا افتتاح صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان جناب محمد رفیق تارڑ نے فرمایا - افتتاحی جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن حکیم سے ہوا - ملک کے نامور قاری جناب سیّد بزرگ شاہ الازہری نے تلاوت کی - بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے ریکٹر محترم جناب معراج خالد ملک نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا - جس میں انہوں نے مندوبین کرام اور شرکاء مجلس کا خیر مقدم کرتے ہوئے صدر مملکت کا شکریہ ادا کیا کہ وہ جامعہ کے علمی اور انتظامی امور میں دلچسپی لیتے ہیں جو اہل جامعہ کے لئے حوصلہ افزائی کا باعث ہے -

ادارہ تحقیقات اسلامی کے ڈائریکٹر جنرل جناب ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری نے کانفرنس کے مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ ادارہ تحقیقات اسلامی کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ وہ مختلف آراء رکھنے والے اہل علم کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرے تاکہ باہمی تبادلہ خیال سے ان میں ہم آہنگی پیدا ہو - امام ابو حنیفہ عالم اسلام کے ایسے بطل جلیل ہیں جن کی خدمات کے اعتراف اور جنہیں خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے دنیا بھر سے اہل علم اس اجتماع میں موجود ہیں - جن میں دنیائے اسلام کے عظیم محقق پروفیسر ڈاکٹر وھبہ زحیلی بھی شامل ہیں -

ڈاکٹر انصاری نے بتایا کہ اس کانفرنس کے حوالے سے ادارہ تحقیقات اسلامی نے دو کتابیں- امام محمد بن حسن الشیبانی کی ”السیر الصغیر“ اور مسند امام اعظم کی شرح - شائع کی

ہیں اور جو امام اعظم کو خراج عقیدت پیش کرنے کا بہترین طریقہ اور فقہ حنفی کی ترویج کا عمدہ ذریعہ ہیں۔

علماء ، اسکالرز ، محققین ، سفراء کرام اور اہل فکر و دانش کے اس روح پرور اور عظیم اجتماع سے صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان نے خطاب فرمایا ، انھوں نے اپنے پر مغز خطاب میں فرمایا---کہ مسلمانوں کو اپنے عظیم مفکرین اور دانشوروں سے بھرپور استفادہ کرنا چاہیئے اور مسلمانوں کی علمی میراث کا مطالعہ کیا جائے تو ایسی اساس مل جاتی ہے جس پر عمل کر کے امت مسلمہ میں اتحاد و یگانگت کو فروغ دیا جا سکتا ہے - صدر مملکت نے امام ابو حنیفہؒ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ، امام ابو حنیفہ غیر معمولی صلاحیتوں کے مالک اور عظیم فقیہ تھے - انھوں نے اپنی فقہ سے نہ صرف جنوبی ایشیا بلکہ وسطی ایشیا، ترکی ، فلسطین، فرانس ، لبنان ، اور اردن کے علاقوں کو بھی متاثر کیا-

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اختلاف رائے کا احترام کرتے تھے - کیونکہ امام ابو حنیفہؒ اور امام جعفر صادقؒ کے مابین بہت سے امور میں اختلاف رائے تھا لیکن وہ ایک دوسرے کا احترام کرتے رہے - امام ابو حنیفہؒ کے نامور شاگردوں امام ابو یوسفؒ اور امام محمد بن حسن الشیبانیؒ بہت سے امور میں ایک دوسرے سے جداگانہ رائے رکھتے تھے اس طرح انھوں نے حقیقت کی تلاش کی حوصلہ افزائی کی - اور درپیش مسئلہ کا حل تلاش کرنے کے لیے مشاورت اور متنوع آراء کا نظام رائج کیا اور مختلف آراء میں مفید اور مدل رائے کا انتخاب کیا-

افتتاحی اجلاس کا اختتام دعا سے ہوا اور بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے صدر محترم جناب ڈاکٹر احمد العسال نے امت مسلمہ کے اتحاد ، پاکستان میں اسلامی شریعت کے نفاذ، وطن عزیز کے استحکام اور ترقی نیز کانفرنس کی کامیابی کی دعا کی -

افتتاحی اجلاس کے بعد امام ابو حنیفہؒ ، احوال و آثار بین الاقوامی کانفرنس کے علمی اجلاس شروع ہوئے - جن میں عربی، انگریزی اور اردو زبان میں مقالات پیش کئے گئے -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان علمی اجلاسوں کے موضوعات یہ تھے -

۱- امام ابو حنیفہؒ کا عہد اور ان کی زندگی
۲- امام ابو حنیفہؒ کے فقہی ، سیاسی اور معاشی افکار
۳- فقہ حنفی اور علم حدیث
۴- فقہ حنفی کے اصول اجتہاد
۵- فقہ حنفی کے مصادر و مآخذ
۶- قانونی ادب میں فقہ حنفی کا حصہ
۷- عصری مسائل کا حل فقہ حنفی کی روشنی میں
۸- اسلامی شریعت کے نفاذ اور اسلامی ریاست کے قیام میں فقہ حنفی سے استفادہ

امام ابو حنیفہؒ کانفرنس کے ہر روز کئی علمی اجلاس ہوتے تھے - جن میں دنیا کے بیس ممالک سے تشریف لائے ہوئے ۷۰ مندوبین کرام نے اپنے علمی مقالات اور نتائج تحقیق پیش کئے ، اس عالمی کانفرنس میں شرکت کرنے والوں میں چند نمایاں شخصیات یہ تھیں -

ڈاکٹر وھبہ زحیلی شام ، ڈاکٹر مورانی جرمنی ، ڈاکٹر ہاشم کمالی ملائشیا ، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی بھارت ، ڈاکٹر مہدی محقق ایران ، ڈاکٹر احمد الدسوقی قطر ، ڈاکٹر مرتضیٰ بیدر ترکی ، ڈاکٹر عدنان علی فراغی عراق ، ڈاکٹر محمد طاہر نور ولی سعودی عرب اور ڈاکٹر طیّب جنوبی افریقہ شامل ہیں جبکہ پاکستان سے تمام مکاتب فکر کے جیّد علماء کرام اور جامعات کے اساتذہ کرام اور ملک بھر کے علمی اداروں کے محققین اور دانشوروں نے شرکت کی -

کانفرنس کے علمی اجلاسوں میں امام ابو حنیفہؒ کے احوال و آثار کے جملہ پہلوؤں پر تحقیقی مقالات پیش کئے گئے - چنانچہ امام ابو حنیفہؒ کی فقہ ، علم کلام اور حدیث سے استفادہ کرنے کے پہلو اجاگر کرتے ہوئے اہل علم نے قرار دیا کہ فقہ حنفی کا خمیر کتاب و سنت سے اٹھایا گیا ہے اور جن امور میں کتاب و سنت میں تفاصیل میسر نہ ہوں - ایسے امور میں

قیاس، اجتہاد ، عرف ، استحسان ، مصالح مرسلہ اور عموم بلوی جیسے معاشرتی اور انسانی اصول اپنا کر فقہ حنفی کو وسعت دی گئی - جو اس کے مقبول عام ہونے کی بڑی وجہ ہے - اسی طرح فقہ حنفی کے اصول اجتہاد بیان کرتے وقت یہ امر واضح کیا گیا کہ کتاب اللہ کے بعد احناف نے حدیث نبوی سے خاطر خواہ استفادہ کیا اور امام ابو حنیفہ کا یہ قول ہے کہ اگر میرے قول کے خلاف کوئی حدیث نبوی مل جائے تو میرے قول کو ترک کر دو " - فقہائے احناف نے ہمیشہ یہ سنہری قول اور اصول پیش نظر رکھا اور احادیث کی روشنی میں اپنی بہت سی آراء پر نظر ثانی کی- یہ امر بھی واضح ہوا کہ احناف نے آثار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو فقہ حنفی کے مصدر و ماخذ کے طور پر بکثرت استعمال کیا- اس طرح فقہ حنفی عقلی اور نقلی دونوں طرح کے اصول اجتہاد سے مزین ہے-

علمی اجلاسوں میں اس نکتہ پر بھی توجہ مرکوز رہی کہ عالمی قانون سازی اور دیگر مسالک کی فقہ میں فقہ حنفی سے استفادہ کیا گیا چنانچہ بین الاقوامی تعلقات ، سمندری قوانین اور وراثت کے احکام معلوم کرنے کے لئے فقہ حنفی سے خاص طور سے استفادہ کیا گیا - تاہم علمی مباحثوں کے دوران اہل علم نے یہ کمی شدت سے محسوس کی ہے کہ فقہ حنفی اور دیگر ائمہ فقہ کے افکار کا تقابلی مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے - تاکہ ایسے امور پر غور کیا جائے جو عصر حاضر میں قابل عمل ہوں اور مسلمانوں میں اتحاد و یگانگت کو فروغ حاصل ہو-

فقہ حنفی کے عظیم قائدین امام زفر ، امام ابو یوسف ، امام محمد بن حسن الشیبانی ، امام طحاوی ، امام سرخسی اور دیگر ائمہ کرام کی خدمات کو اجاگر کیا گیا نیز اس امر کا تنقیدی اور تحلیلی جائزہ بھی لیا گیا کہ عصر حاضر میں نفاذ شریعت کے لئے فقہ حنفی سے کس حد تک استفادہ ممکن ہے ؟ اور اس امر کا اظہار کیا گیا کہ فقہ حنفی اپنی وسعت، انسانی زندگی کے جملہ پہلوؤں کا احاطہ کرنے اور اپنے عقلی و نقلی اصولوں کی موجودگی میں نفاذ شریعت اور عصر حاضر میں اسلامی ریاست کے قیام میں اہم کردار ادا کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے-

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علمی مباحثے میں یہ امر بھی کھل کر سامنے آیا کہ عصر حاضر میں انسان ایک دوسرے کے قریب ہو رہا ہے ، فاصلے سمٹ رہے ہیں ، اس لئے " الدین یسر " پر عمل کرتے ہوئے اجتماعی اجتہاد کے ذریعے ایک ایسی فقہ مدون کی جائے جو مسلمانوں میں ہم آہنگی، یگانگت اور ملی وحدت کی آئینہ دار ہو - جدید فقہ زندگی کے نئے مسائل جیسے تبدیلی قلب ، تبدیلی انسانی اعضاء ، ٹیسٹ ٹیوب بے بی ، ٹیلیفونی شہادت وغیرہ جیسے مسائل پر رہنمائی فراہم کرے -

علمی اجلاسوں کے علاوہ اس کانفرنس میں دو عام اجلاسوں کا خصوصی اہتمام کیا گیا تھا - یہ دونوں عام اجلاس بہت مقبول ہوئے ،ان میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی- پہلے عام اجلاس کی صدارت مذہبی امور کے وفاقی وزیر جناب راجہ محمد ظفرالحق نے کی، اس اجلاس میں دور حاضر کے ممتاز فقیہ جناب ڈاکٹر وھبہ زحیلی ، بھارت کے جناب مولانا سیّد سلمان حسینی ندوی اور پاکستان کے مولانا ریاض حسین شاہ نے امام ابو حنیفہؒ اور فقہ حنفی کے مختلف پہلوؤں پر خطاب فرمایا -

دوسرے اجلاس عام کی صدارت جمعیت علمائے پاکستان کے صدر جناب سینیٹر مولانا عبدالستار خان نیازی نے فرمائی - اس عام اجلاس سے ایران کے فاضل اسکالر ڈاکٹر مہدی محقق ، سینیٹر پروفیسر ساجد میر اور مولانا گوہر رحمان نے خطاب فرمایا ، ان اجلاسوں میں امام ابو حنیفہؒ اور فقہ حنفی کے مقام و مرتبہ اور خصائص نیز حنفی فقہ اور دوسرے فقہی مذاہب کے باہمی تعلق کو نمایاں کیا گیا -

اس علمی کانفرنس کا اختتامی اجلاس ۸- اکتوبر شام چار بجے منعقد ہوا - جس کی صدارت وزیراعظم پاکستان جناب محمد نواز شریف نے فرمانا تھی لیکن وہ ریاستی مصروفیات کی وجہ سے تشریف نہ لاسکے اور ان کی طرف سے وفاقی وزیر تعلیم محترم جناب غوث علی شاہ نے وزیراعظم کی نمائندگی کرتے ہوئے اجلاس کی صدارت کی اور اس میں جناب وزیر اعظم

کی تقریر پیش کی جس میں وزیراعظم نے کانفرنس کے انعقاد کو بروقت اور مفید اقدام قرار دیا۔

وزیراعظم پاکستان کی نمائندگی کرتے ہوئے جناب غوث علی شاہ نے اعلان کیا کہ ادارہ تحقیقات اسلامی کی لائبریری کو " تحقیقات اسلامی نیشنل لائبریری" کا درجہ دیا جاتا ہے اور اسے عالمی سطح کی لائبریری بنانے کے لئے ہر ممکن اقدام کئے جائیں گے ۔

کانفرنس کے اختتام پر " اعلان اسلام آباد " کے نام سے اعلامیہ جاری کیا گیا ، جس کا مکمل متن شامل اشاعت ہے ۔

ہمیں امید ہے کہ اس بین الاقوامی علمی کانفرنس کے دوررس اثرات مرتب ہوں گے ۔ کانفرنس کی سفارشات پر عمل کرتے ہوئے فقہ حنفی کی علمی میراث کو تحقیق کے ساتھ زیور طبع سے آراستہ کیا جائے گا ۔ اہل علم فقہ حنفی کے ایسے پہلو اجاگر کریں گے جو اس کانفرنس میں تشنہ رہے ۔ مزید برآں اسلامی فقہ کے مختلف مسالک کے تقابلی مطالعہ کو فروغ دیا جائے گا ۔ نیز ادارہ تحقیقات اسلامی اس کانفرنس میں پیش کیے گئے علمی مقالات افادہ عام کے لیے جلد شائع کرنے کا اہتمام کرے گا ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امام ابو حنیفہؒ (۸۰ھ-۱۵۰ھ) پر لکھی گئی اہم کتب اور مقالات☆

شیر نوروز خان ☆

کتب :

۱- ابن حجر، شہاب الدین احمد

الخیرات الحسان فی مناقب الامام اعظم- القاہرہ : مطبع السعادۃ ، ۱۳۲۴ھ ، ۸۵ ص

۲- -----

الخیرات الحسان فی مناقب کا اردو ترجمہ جواہر البیان / مترجم ظفر الدین رضوی-

استانبول : المکتبہ الحقیقہ، ۱۹۸۳، ۲۰۰ ص

۳- ابوزہرہ، محمد

ابو حنیفہؒ حیاتہ و عصرہ آراؤہ و فقہہ- القاہرہ : دارالفکر العربی، ۱۹۷۶ ، ۴۸۰ ص

۴- -----

امام ابو حنیفہ : عہد و حیات - فقہ و آراء / ترجمہ سید رئیس احمد جعفری - لاہور :

شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۶۲، ۷۱۱ ص

۵- -----

حیات حضرت امام ابو حنیفہؒ / ترجمہ غلام احمد حریری- فیصل آباد : ملک سنز،

۱۹۸۳، ۷۶۸ ص

☆ لائبریرین ، ادارہ تحقیقات اسلامی ، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی ، اسلام آباد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۶- الی الموید بن احمد المکی

مناقب الامام الاعظم الی حنیفہ رضی اللہ عنہ و اکرم - حیدر آباد دکن : دائرۃ المعارف العثمانیہ ، ۱۳۲۱ھ ، ۲۵۶ ص

۷- اردو دائرہ معارف اسلامیہ (ابو حنیفہؒ شامل ہے) لاہور : دانش گاہ پنجاب، ۱۹۶۴، ج، ۱ - ص ۷۸۳-۷۸۸

۸- الجبرتی ابراہیم مختار احمد

وصیۃ الامام الاعظم الی حنیفہ النعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ الی تلمیذہ یوسف بن خالد السمتی البصری رحمہ اللہ -

القاہرہ : مکتبہ مصطفیٰ البابی الحلبی ، ۱۹۳۶، ۱۵

۹- جمیل احمد شرقپوری (مرتب)

تذکرہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ - لاہور : پروگریسو بکس، ۱۹۸۹، ۲۹۵ ص

۱۰- الجندی، عبدالحلیم

ابو حنیفہؒ بطل الحریۃ والتسامح فی الاسلام - القاہرہ : دارالمعارف، ۱۹۷۸، ۲۴۵ص

۱۱ - حقانی، عبدالقیوم

امام اعظم ابو حنیفہ کے حیرت انگیز واقعات- اشاعت دوم - اکوڑہ خٹک : موتمر المصنفین، ۱۹۹۰، ۲۷۲ ص

۱۲- -----

دفاع امام ابوحنیفہؒ - پشاور : مئوتمر المصنفین، ۱۴۰۶ھ، ۳۵۲ ص

۱۳- خالد علوی

حفاظت حدیث (امام ابو حنیفہؒ شامل ہے) - لاہور : المکتبہ العلمیہ، ۱۹۷۱، ص ۲۷۱-۲۷۵

۱۴- خان، محمد اجمل

حیات حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ - لاہور : مکتبہ اشاعت اسلام، ۱۹۹۳، ۲۶۹ص